



انصاریو! کیا میں نے تم میں گمراہی میں پایا تھا پھر تم کو میرے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہدایت نصیب کی؟ کیا ایسا نہیں تھا کہ تم بکھرے ہوئے تھے اور اللہ نے میرے ذریعے تم میں باہم دگر جوڑ دیا؟ کیا تم محتاج نہیں تھے کہ پھر میرے ذریعے سے اللہ نے تم میں غنی کر دیا؟

عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: غزوہ حنین کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جو غنیمت دی تھی آپ نے اسے لوگوں اور ان افراد کے مابین تقسیم کر دیا جن کی تالیف قلبی مقصود تھی اور انصار کو اس میں سے کچھ بھی نہ دیا۔ اس کا ان میں کچھ ملال ہوا کہ لوگوں کو جو مال ملا وہ ان میں نہیں ملا۔ چنانچہ آپ نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: انصاریو! کیا میں نے تم میں گمراہی میں پایا تھا پھر تم کو میرے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہدایت نصیب کی؟ کیا ایسا نہیں تھا کہ تم بکھرے ہوئے تھے اور اللہ نے میرے ذریعے تم میں باہم دگر جوڑ دیا؟ کیا تم محتاج نہیں تھے کہ پھر میرے ذریعے اللہ نے تم میں غنی کر دیا؟ آپ نے ہر جملے پر انصار بس یہی کہتے جاتے تھے کہ: اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر سب سے زیادہ احسان ہے آپ نے فرمایا: میری باتوں کا جواب دینا۔ تم میں کون سی شے روک رہی ہے؟ صحابہ کرام نے پھر یہی جواب دیا کہ: اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر سب سے زیادہ احسان ہے پھر آپ نے فرمایا: اگر تم چاہتے تو مجھ سے کہہ سکتے تھے کہ آپ ہمارے پاس اس حال میں آئے تھے (کہ لوگ آپ کو جھٹلا رہے تھے، لیکن ہم نے آپ کی تصدیق کی وغیرہ)۔ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جب لوگ بکریاں اور اونٹ لے جا رہے ہوں تو تم اپنے گھروں کی طرف اللہ کے رسول کو ساتھ لے جاؤ؟ اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا۔ اگر لوگ ایک وادی اور گھاٹی میں رہیں انصار کی وادی اور گھاٹی میں رہیں انصار استر کی طرح ہیں (جو جسم سے ہمیشہ لگا رہتا ہے) اور دیگر لوگ ابر کی طرح تم لوگ (انصار) دیکھو گے کہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی۔ تم ایسے وقت میں صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آملو۔

[صحیح] [متفق علیہ]

جب غزوہ حنین میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد کو فتح سے نوازا اور آپ کے ہاتھ بہت سارا مال غنیمت آیا تو طائف کا حصار ختم کرنے کے بعد آپ نے اس مال غنیمت کے پاس تشریف لائے۔ چنانچہ نبی نے یہ سارا مال ان لوگوں میں بانٹ دیا جو نئے نئے اسلام لائے تھے تاکہ ان کی دل جوئی ہو جائے۔ یہ بات کچھ انصاری لوگوں کو پسند نہ آئی۔ سرکردہ انصاری صحابہ تو وہ خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ آپ نے جو اقدام کیا ہے وہ برحق ہے۔ جب آپ نے ان کی یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ نے ان لوگوں کو مال غنیمت دیتے جا رہے ہیں جن کا خون ہماری تلواروں سے نوز ٹپک رہا ہے اور ہمیں چھوڑے جا رہے ہیں، تو آپ نے ان میں ایک خیمہ میں اکٹھا کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ اکٹھے ہو چکے تو آپ نے فرمایا: یہ مجھ تک تمہاری کیا بات پہنچی ہے؟ آخر تک کا تذکرہ کیا؟ آپ نے ان کی بات پر اظہارِ ناگوار کیا اور ساتھ ہی انہوں نے آپ کی اور آپ کے لئے ہوئے اسلام کی جو نصرت و مدد کی تھی اس کو بھی تسلیم کیا۔ اس پر وہ خوش ہو گئے اور ان میں معلوم ہو گیا کہ یہ کتنی بڑی نعمت ہے جو اللہ نے اپنے رسول کی صحبت کی شکل میں اور آپ کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس جانے کی شکل میں ان کے لیے رکھ چھوڑی ہے۔ نیز انہوں نے جو خدمات اور قربانیاں پیش کی ہیں اس پر اللہ نے آخرت میں ان کے لیے جو حصہ محفوظ کر رکھا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ پھر آپ نے ان میں اس بات سے آگاہ کیا کہ آپ کے بعد (دوسرے لوگوں

کو) ان پر ترجیح دی جائے گی، جس پر آپ نے ان میں صبر کرنے کی تلقین کی۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/4458>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

